مکالمہ شیعہ و احمدی

(نمبر ۱۱)

فاروق کس کا نام ہے

اب فاروق کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کہ آیا واقعی یہ لقب عمر رضی اللہ عنہ کو خدا و رسولؐ سے ملا ہوا ہے یا اہل سنت نے محض خوش اعتقادی سے ان کے لئے تجویز کر لیا ہے۔

سو واضح ہو کہ فاروق کے معنی ہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا۔ اور عمر کو یہ امتیاز بخش لقب اس دن بارگاہ رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین سے ملا جس دن وہ اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ اور رسول صلعم اور اہل اسلام کو جو اس وقت تک قریب چالیس نفر کے ہو گئے تھے۔ سب سے پہلی دفعہ سینہ سپر اور سر بکف اور بےخوف و خطر ہو کر اپنے ہمراہ خانہ کعبہ میں لے آئے۔ اور علانیہ نماز پڑھی اور طواف کرایا۔ عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے رسول صلعم اور آپ کے اصحاب مشرکین مکہ کے خوف سے مخفی طور پر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ فکان اصحابہ اذا اراد الصلوٰۃ ذھبوا الی الشعاب فاستخفوا۔ ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۷ کہ اصحاب کو جب نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو پہاڑوں کی غاروں میں چلے جاتے تھے۔ اور چھپ کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ عمرؓ کے اسلام لانے سے کوئی تین سال کا ذکر ہے۔ لیکن ان کے اسلام لانے تک کا یہی حال تھا چنانچہ وہی مورخ لکھتے ہیں ثم اسلم عمر بعد تسعۃ و ثلاثین رجلاً و ثلاث عشرین امرأۃ ... وکان رجلاً منیعاً و اسلم بعد ھجرۃ المسلمین الی الحبشۃ وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدرون یصلون عند الکعبۃ حتی اسلم عمر فلما اسلم قاتل قریشا حتی صلّی عندھا وصلّی معہ اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۹

یعنی پھر اسلام لائے عمر بعد ۳۹ مردوں اور ۲۳ عورتوں کے اور وہ بارعب انسان تھے اور حبشہ کی ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔ اور اصحاب رسول صلعم کعبہ کے پاس نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھتے تھے۔ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے۔ پس جب وہ مسلمان ہوئے

تو قریش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور کعبہ کے پاس جاکر نماز آپ بھی پڑہی اور ان کے ساتھ اصحاب رسول صلعم نے بھی۔

اسی ضعف اور بیکسی کو دیکھ کر آنحضرت صلعم اکثر دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ اس دین کو تقویت دے۔ ان دو شخصوں میں سے خواہ ایک کو ہی ہدایت کر یا عمر کو یا ابو جہل کو۔ لطف یہ ہے کہ اس دعا کو اجل علماء شیعہ نے بھی اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے چنانچہ حیدر علی آملی اپنی کشکول میں لکھتے ہیں:۔

وکان النبیؐ لما یجد من اذی عمر بن الخطاب وابی جہل بن ہشام یقول اللھم اید ھذا الدین ولو باحد ھذین الرجلین اما عمر وابی جہل ثم رأی النبیؐ ورأی الجماعۃ ان استدراج عمر اھون من استدراج ابو جہل فتوجہ النبیؐ بکلیتہ وبث الاصحاب من الخواص الیہ وعلیہ ولم یزل النبیؐ والجماعۃ یقول علیہ احوال النبیؐ حتیٰ قبل الاسلام فاسلم بعد اسلام ابی بکر بست سنین وکان ھو خاتم الاربعین رجل۔ (دیکھو کشکول نسخہ قلمی موجودہ امپیریل لائبریری کلکتہ ورق ۲۸)

یعنی جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عمر اور ابی جہل بن ہشام سے متواتر اذیت پہنچتی تھی تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے میرے مولا کریم اس دین کو تقویت بخش خواہ ان دونوں میں سے ایک ہی کو مسلمان کرکے۔ عمر ہو یا ابی جہل پھر نبی کریمؐ اور آپؐ کی جماعت نے دیکھا کہ ابی جہل کے مائل کرنے سے عمر کا مائل کرنا زیادہ آسان ہے۔ پس نبی کریم اور صحابہ کے خاص اصحاب ہمہ تن عمر کو رو براہ کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور نبیؐ اور اصحاب نبیؐ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات برابر عمر کے گوش گذار اور ذہن نشین کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسلام کو قبول کرلیا۔ اور وہ ابو بکر کے اسلام لانے کے بعد چھٹے سال میں مسلمان ہوا۔ اور وہ چالیسواں مسلمان تھا +

وجہ تسمیہ

اب میں تاریخ روضۃ الاحباب سے فاروق کی وجہ تسمیہ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ پہلے فاضل مورخ نے اسی روایت کو لیا ہے۔ جس میں حضرت عمر کے اسلام لانے کے دن نبی کریمؐ اور تمام اصحابؓ کو خانہ کعبہ میں لیجا کر نماز پڑہانے اور طواف کا ذکر ہے

اور جو تاریخ ابن اثیر سے اوپر مذکور ہوئی اس کے بعد شیخ فرید عطار قدس سرہ کا ایک شعر اسی بارہ میں لکھا ہے ؎

چو حق را بزبان او کلام است
زفرقان است فاروق این تمام است

اس کے بعد ایک نہایت لطیف روایت اسی بارہ میں خود جناب علی علیہ السلام سے لکھی ہے۔ وہو ہذا:۔

ومنقول است از علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ سماہ اللہ الفاروق فرق بین الحق والباطل و این سخن از علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ بنابر آں واقع شدہ کہ تسمیہ کردن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم تسمیہ کردن حق تعالےٰ دادہ چہ وصف حضرت در قرآن مجید بایں طریق واقع شدہ کہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ با آنکہ معلوم کردہ باشد کہ وے را خداوند سبحانہٗ تعالےٰ در کتب سابقہ فاروق خواندہ ××× مصرع
کہ کرد ملت و دیں را بعدل معماری

روضۃ الاحباب۔ اما بیان وجہ تسمیہ او بامیرالمومنین فاروق ؓ۔ نسخہ قلمی موجودہ امپیریل لائبریری کلکتہ

حضرت علی کی روایت کہ عمرؓ فاروق ہے

یعنی مروی ہے۔ جناب علی علیہ السلام سے کہ انہوں نے فرمایا۔ عمر کا نام خدا نے فاروق رکھا ہے۔ کیونکہ اس نے حق باطل میں فرق دکھا دیا۔ اور یہ ارشاد مرتضوی اس بنا پر ہے۔ کہ آپ نے رسول صلعم کے نام رکھنے کو خدا کا نام رکھنا قرار دیا ہے کیونکہ رسول صلعم کی تعریف قرآن مجید میں یوں وارد ہے۔ کہ یہ نبیؐ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں فرماتا۔ بلکہ وہی فرماتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے اسکو وحی ہوتا ہے۔
علاوہ ازیں ویسے بھی آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ عمرؓ کا نام اگلی کتابوں میں بھی فاروق آیا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ عمرؓ نے ملت اور دین کی عدل کیساتھ معماری جو کی ہے۔

روایت ابن مسعود

عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر۔ بخاری مولوی احمد علی والی ص ۵۴۳

باب اسلام عمر بن الخطاب

یعنی جب سے عمرؓ مسلمان ہوئے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے +

ابوذرؓ کی روایت

ابی ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ - ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی باب فضائل الصحابہؓ

کہ رسول صلعم نے فرمایا خدا نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھدیا ہے۔ حق کی بات کہتا ہے +

ابن عباسؓ کی روایت

ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

قال لما اسلم عمر نزل جبرئیل فقال یا محمدؐ لقد استبشر اھل السماء باسلام عمر - (ابن ماجہ

کہ جب عمرؓ اسلام لائے تو جبرئیل نازل ہوئے - اور کہا کہ اے محمد صلعم عمر کے اسلام لانے سے آسمان والوں کو بھی خوشی ہوئی +

صہیبؓ کی روایت

صہیبؓ فرماتے ہیں:-

لما اسلم عمر جلسنا حول البیت حلقا وطفنا وانتصفنا ممن غلظ علینا - تاریخ خمیس دیار بکری مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ صـ ۳۳۵

کہ جب عمر اسلام لائے تو ہم کو خانہ کعبہ کے گرد حلقے باندھ کر بیٹھنا اور طواف کرنا اور موذیوں سے انتقام لینا نصیب ہوا +

احمدیت کے دو اصولوں کا اقرار

مولوی عبداللہ العمادی کی زبان سے

حق برزباں جاری - یہ بڑے بڑے علماء غیر احمدیوں کے زبان سے تو سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے مُقر نہیں ہوتے - مگر بعض اوقات اُن کے مُنہ سے بے اختیار حق بات نکل جاتی ہے - آفتاب مورخہ ۱۰ جولائی میں مولوی عبداللہ العمادی کی ایک نظم چھپی ہے جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عاجزانہ خطاب ہے - اور اس کے دو شعر یہ ہیں:-